Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 20

غزل (منیر نیازی)

Urdu Class 11 Lesson 20: Ghazal (Munir Niazi)

منیر نیازی • چھے رنگین دروازے • تشبیہ • استعارہ • حسنِ تعلیل

© freebooks.pk — Original educational content
Free notes: freebooks.pk

سبق 20: غزل (منیر نیازی)

Urdu Class 11 Lesson 20: Ghazal (Munir Niazi)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے بیسویں سبق پر مبنی ہیں، جس میں منیر نیازی کی غزل شامل ہے۔ یہ غزل ان کے مجموعے 'چھے رنگین دروازے' سے لی گئی ہے اور اس کی ردیف 'ہوئے رہنا' ہے۔

اس غزل میں عاشق کی بے چینی، محبوب کے حسن کی دل کش تصویریں اور شاعر کی اپنی اکتاہٹ کو منفرد تشبیہات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نوٹس میں شاعر کا تعارف، شعر وار تشریح، مرکزی خیال، تشبیہ (ارکان کے ساتھ) اور استعارہ، حسنِ تعلیل، ردیف و قوافی، محاورات، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو منیر نیازی کی غزل میں پوشیدہ جذبات، احساسات اور تجربات سے متعارف کرانا۔
- غزل اور غزل کی فکری و فنی لوازمات کے بارے میں روشناس کرانا۔
- منیر نیازی کی غزل کے تجزیے اور تشریح کے ذریعے طلبہ کی تخلیقی سوچ اور تخیل کو ترقی دینا۔

شاعر کا تعارف

ممتاز اردو شاعر منیر نیازی کا پورا نام محمد منیر خان تھا۔ وہ خان پور، ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ صرف دو ماہ کے تھے کہ والد وفات پا گئے اور چچاؤں نے ان کی پرورش کی ذمہ داری نبھائی۔ سات سال کی عمر تک خان پور میں رہے، پھر خاندان کے ہمراہ ساہیوال چلے گئے۔ پرائمری تعلیم ساہیوال میں حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال سے میٹرک کیا۔ کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی مگر جاری نہ رکھ سکے۔

تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کر کے بہاول پور سے ایف اے کیا، پھر دیال سنگھ کالج لاہور میں بی اے میں داخلہ لیا، مگر قیامِ پاکستان کے پُرآشوب حالات میں تعلیم ادھوری رہ گئی۔ ساہیوال میں 'ارژنگ پبلشرز' کے نام سے اشاعتی ادارہ قائم کیا جو مالی مسائل کی وجہ سے بند ہو گیا۔ ساہیوال میں مجید امجد، انجم رومانی اور صدیق کلیم سے روابط رہے، جن میں مجید امجد کا اثر سب سے زیادہ ہے۔ لاہور آ کر ان کی شاعری کی خوب شہرت ہوئی؛ وہ حلقۂ اربابِ ذوق کے سیکرٹری بھی رہے اور اشاعتی ادارہ 'المثال' بھی قائم کیا۔

انھوں نے شاعری ہی کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا اور کچھ فلمی گیت بھی لکھے۔ ان کے گیارہ اردو اور تین پنجابی مجموعے شائع ہوئے۔ اردو مجموعوں میں تیز ہوا اور تنہا پھول، جنگل میں دھنک، دشمنوں کے درمیان شام، آغازِ زمستاں میں دوبارہ اور اس بے وفا کا شہر شامل ہیں، جب کہ تمام کلام 'کلیاتِ منیر نیازی' میں شائع ہو چکا ہے۔ پنجابی مجموعے: سفر دی

Free notes: freebooks.pk

رات، رستہ دسن والے تارے اور چار چپ چیزاں۔ 1992ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی اور کمالِ فن ایوارڈ، اور 2005ء میں ستارۂ امتیاز سے نوازے گئے۔

تشبیہ، استعارہ اور فنی محاسن

تشبیہ

کسی چیز کو کسی مشترک صفت کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دینا۔ ارکان: مشبہ (جسے تشبیہ دیں)، مشبہ بہ (جس سے تشبیہ دیں)، حرفِ تشبیہ (سا، سی، جیسا، کی طرح وغیرہ) اور وجہِ شبہ (مشترک صفت)۔ مثال: کاغذ دودھ کی طرح سفید ہے۔

طرفینِ تشبیہ

مشبہ اور مشبہ بہ کو طرفینِ تشبیہ کہتے ہیں۔

غزل میں تشبیہ

‘اک آگ سی جذبوں کی’: جذبے مشبہ، آگ مشبہ بہ، ‘سی’ حرفِ تشبیہ، گرمی و شدت وجہِ شبہ۔ اسی طرح ‘اک باغ سا’، ‘اک شام سی’، ‘اک چاند سا’۔

استعارہ

لفظ کو حقیقی کے بجائے مجازی معنوں میں تشبیہ کے تعلق سے استعمال کرنا۔ ارکان: مستعار لہ (جس کے لیے استعارہ کیا جائے)، مستعار منہ (جس سے استعارہ لیا جائے) اور وجہِ جامع (مشترک صفت)۔ استعارے میں مستعار لہ اور وجہِ جامع کا ذکر نہیں ہوتا، جیسے ماں کا بیٹے کو ‘میرا چاند’ کہنا۔

حسنِ تعلیل

کسی بات کی اصل وجہ کے بجائے کوئی خوب صورت شاعرانہ وجہ بیان کرنا؛ چوتھے شعر میں شام ہو جانے کی وجہ محبوب کے کاجل کا کرشمہ بتائی گئی ہے۔

ردیف و قوافی

ردیف: ہوئے رہنا؛ قوافی بالترتیب: گھبرائے، دہکائے، مہکائے، شرمائے، چمکائے، اکتائے۔

مطلع و مقطع

مطلع ‘بے چین بہت پھرنا...’ اور مقطع ‘عادت ہی بنا لی ہے تم نے تو منیر اپنی...’۔

غزل کا تعارف

منیر نیازی کی یہ غزل عاشق اور محبوب کی کیفیتوں کی رنگین تصویر ہے۔ مطلع میں شاعر اپنی بے چینی اور دل میں دہکتی جذبوں کی آگ کا ذکر کرتا ہے۔ اگلے اشعار میں محبوب کی تصویر ہے: اس کے سرخ ہونٹوں کی خوشبو ساتھ ساتھ چلتی ہے، عاشق

Free notes: freebooks.pk

کو دیکھ کر وہ شرما کر پردے میں چلا جاتا ہے، اور اس کی کاجل بھری آنکھیں شام اور چاند کا منظر پیش کرتی ہیں۔

مقطع میں شاعر خود سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ منیر! تم نے تو عادت ہی بنا لی ہے کہ جس شہر میں بھی رہو، اکتائے ہوئے رہو۔ یہ اکتاہٹ اور بے اطمینانی منیر نیازی کی شاعری کی پہچان ہے۔

شعر وار تشریح

شعر 1 (مطلع): بے چینی اور جذبوں کی آگ

شاعر کہتا ہے کہ عشق نے یہ حال کر دیا ہے کہ ہر وقت بے چین پھرتا ہوں اور گھبرایا ہوا رہتا ہوں۔ دل میں جذبوں کی آگ سی دہکتی رہتی ہے جو کسی پل سکون نہیں لینے دیتی۔ یہاں جذبوں کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے؛ وجہِ شبہ گرمی، شدت اور جلن ہے۔ یہ بے چینی عشق کی شدت اور خواہش کی تکمیل نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

شعر 2: خوشبو اور باغ

محبوب کی تعریف میں شاعر کہتا ہے کہ وہ اپنے سرخ ہونٹوں (لبِ لعلیں) کی خوشبو چھلکاتا ہوا چلتا ہے، گویا اپنے ساتھ ایک پورا باغ مہکائے پھرتا ہو۔ جہاں سے گزرتا ہے فضا معطر ہو جاتی ہے۔ 'اک باغ سا' میں تشبیہ ہے؛ خوشبو کو چھلکانا ایک نیا اور خوب صورت انداز ہے جو خوشبو سے گہرے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

شعر 3: حسن کا شیوہ

شاعر کہتا ہے کہ حسن کا انداز اور طریقہ ہی یہ ہے کہ جب عشق سامنے آئے تو وہ پردے میں چھپ جاتا ہے اور شرمایا ہوا رہتا ہے۔ یعنی محبوب شرمیلا ہے؛ عاشق کو دیکھ کر حیا سے نظریں چرا لیتا ہے۔ یہ حسن کی ادا بھی ہے اور عاشق کے لیے آزمائش بھی۔

شعر 4: کاجل کی شام، آنکھوں کا چاند

محبوب اپنی آنکھوں میں کاجل لگا کر گویا شام کر دیتا ہے، اور اسی سیاہی میں آنکھوں کی چمک چاند کی طرح روشن رہتی ہے۔ کاجل کی سیاہی کو شام اور آنکھ کی پتلی کی چمک کو چاند سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شام ہونے کی وجہ کاجل کا کرشمہ بتانا حسنِ تعلیل ہے۔

شعر 5 (مقطع): اکتاہٹ کی عادت

مقطع میں شاعر خود سے کہتا ہے کہ منیر! تم نے تو اپنی عادت ہی بنا لی ہے کہ جس شہر میں بھی رہو، اکتائے ہوئے رہو۔ یہ جدید انسان کی بے اطمینانی، تنہائی اور کہیں دل نہ لگنے کی کیفیت ہے۔ تخلیقی سطح پر یہ اکتاہٹ شاعر کی حساس طبیعت اور بہتر دنیا کی تلاش کی علامت ہے۔

Free notes: freebooks.pk

مرکزی خیال

غزل کا مرکزی خیال عشق کی بے چینی اور حسن کی دل کشی ہے۔ عاشق جذبوں کی آگ میں جلتا اور گھبرایا رہتا ہے، جب کہ محبوب خوشبو، حیا اور آنکھوں کی چمک کا پیکر ہے۔ مقطع میں شاعر کی اپنی بے اطمینانی سامنے آتی ہے کہ اس کا دل کسی شہر میں نہیں لگتا۔ منیر نیازی نے یہ سب نرم، موسیقیت بھرے لہجے اور تازہ تشبیہات میں بیان کیا ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

بے چین

بے قرار۔

دہکانا

آگ کو بھڑکانا۔

چھلکانا

بھرے برتن سے باہر گرانا؛ یہاں خوشبو بکھیرنا۔

لبِ لعلیں

سرخ ہونٹ۔

مہکانا

خوشبو سے بھر دینا۔

شیوہ

طریقہ، انداز، عادت۔

کاجل

آنکھوں میں لگانے کا سیاہ سرمہ۔

کرشمہ

کمال، جادو۔

اکتانا

دل بھر جانا، بیزار ہونا۔

پانی پانی ہونا

بہت شرمندہ ہونا۔

نو دو گیارہ ہونا

بھاگ جانا۔

خاکہ

غزلِ منیر: **تشبیہات کا خاکہ:** یہ خاکہ غزل میں استعمال ہونے والی تشبیہات اور مقطع کی کیفیت دکھاتا ہے۔

غزلِ منیر: تشبیہات کا خاکہ



مختصر سوالات و جوابات

شاعر کی بے چینی، گھبراہٹ اور جذبوں کی آگ دہکانے کا سبب کیا ہے؟

عشق کی شدت اور محبوب سے دوری؛ خواہش پوری نہ ہونے سے دل بے قرار رہتا ہے۔

منیر نیازی نے خوشبو کے ساتھ تعلق کس طرح بیان کیا ہے؟

محبوب اپنے ہونٹوں کی خوشبو چھلکاتا ہوا چلتا ہے گویا ساتھ ایک باغ مہکائے پھرتا ہو۔

freebooks.pk

شیوۂ حسن کیا ہے؟

عشق سامنے آئے تو پردے میں چلے جانا اور شرمائے ہوئے رہنا۔

چوتھے شعر میں حسنِ تعلیل کیسے برتا گیا ہے؟

شام ہونے کی وجہ محبوب کے کاجل کا کرشمہ بتائی گئی ہے، جو اصل وجہ نہیں بلکہ شاعرانہ وجہ ہے۔

شاعر نے کس عادت کا ذکر کیا ہے؟

جس شہر میں بھی رہنا، اکتائے ہوئے رہنا؛یعنی کہیں دل نہ لگنا۔

اس غزل کی ردیف اور قوافی بالترتیب لکھیں۔

ردیف: ہوئے رہنا؛ قوافی: گھبرائے، دہکائے، مہکائے، شرمائے، چمکائے، اکتائے۔

تشبیہ کے ارکان کتنے ہیں؟ نام لکھیں۔

چار: مشبہ، مشبہ بہ، حرفِ تشبیہ اور وجہِ شبہ۔

استعارہ اور تشبیہ میں بنیادی فرق کیا ہے؟

تشبیہ میں دونوں چیزوں کا ذکر ہوتا ہے، استعارے میں مستعار لہ کا ذکر نہیں ہوتا اور ایک چیز کو دوسری ہی کہہ دیا جاتا ہے۔

منیر نیازی کا پورا نام اور جائے پیدائش لکھیں۔

محمد منیر خان؛ خان پور، ضلع ہوشیار پور۔

منیر نیازی پر سب سے زیادہ اثر کس شاعر کا ہے؟

مجید امجد کا۔

منیر نیازی کو کون سے اعزازات ملے؟

1992ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی اور کمالِ فن ایوارڈ، 2005ء میں ستارۂ امتیاز۔

یہ غزل کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

چھے رنگین دروازے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

غزل کے مطلع اور چوتھے شعر کی تشریح کریں۔

مطلع کا مفہوم

شاعر عشق کی وجہ سے ہر وقت بے چین اور گھبرایا رہتا ہے اور دل میں جذبوں کی آگ دہکتی رہتی ہے۔

مطلع کا فنی پہلو

‘اک آگ سی جذبوں کی’ میں تشبیہ؛ دونوں مصرعے ہم قافیہ (گھبرائے، دہکائے) اور ردیف ‘ہوئے رہنا’ مسلسل کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔

چوتھے شعر کا مفہوم

محبوب کاجل لگا کر آنکھوں میں گویا شام کر دیتا ہے اور اسی میں آنکھوں کی چمک چاند جیسی رہتی ہے۔

چوتھے شعر کا فنی پہلو

کاجل = شام اور آنکھ کی چمک = چاند کی تشبیہات، شام اور چاند میں مراعات النظیر، اور شام ہونے کی وجہ کاجل بتانا حسنِ تعلیل ہے۔

تشبیہ اور استعارہ کی تعریف کریں اور غزل سے مثالیں دیں۔

تشبیہ

کسی چیز کو مشترک صفت کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دینا؛ ارکان: مشبہ، مشبہ بہ، حرفِ تشبیہ، وجہِ شبہ۔

غزل سے مثال

‘اک آگ سی جذبوں کی’: جذبے (مشبہ)، آگ (مشبہ بہ)، سی (حرفِ تشبیہ)، شدت و حرارت (وجہِ شبہ)۔ ‘اک چاند سا آنکھوں میں’ بھی تشبیہ ہے۔

استعارہ

لفظ کو تشبیہ کے تعلق سے مجازی معنوں میں استعمال کرنا؛ ارکان: مستعار لہ، مستعار منہ، وجہِ جامع؛ مستعار لہ اور وجہِ جامع کا ذکر نہیں ہوتا۔

استعارے کی مثال

بہادر کو صرف ‘شیر’ کہنا یا ماں کا بیٹے کو ‘میرا چاند’ کہنا؛ یہاں بیٹا مستعار لہ، چاند مستعار منہ اور خوب صورتی وجہِ جامع ہے۔

منیر نیازی کی غزل کے استحسانی پہلوؤں پر نوٹ لکھیں۔

تازہ تشبیہات

آگ سی، باغ سا، شام سی، چاند سا جیسی سادہ مگر تازہ تشبیہات غزل کو تصویری بنا دیتی ہیں۔

موسیقیت

طویل ردیف ‘ہوئے رہنا’ اور ‘ائے’ پر ختم ہونے والے قوافی غزل میں نغمگی اور تسلسل پیدا کرتے ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

حسن کی تصویر کشی

خوشبو، حیا، کاجل اور آنکھوں کی چمک کے ذریعے محبوب کی نرم اور دل کش تصویر بنائی گئی ہے۔

جدید احساس

مقطع میں کسی شہر میں دل نہ لگنا جدید انسان کی تنہائی اور بے اطمینانی کو ظاہر کرتا ہے، جو منیر نیازی کی پہچان ہے۔

منیر نیازی کے حالاتِ زندگی اور ادبی خدمات بیان کریں۔

ابتدائی زندگی

محمد منیر خان؛ خان پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے؛ دو ماہ کی عمر میں والد کا انتقال؛ چچاؤں نے پرورش کی؛ ساہیوال میں تعلیم۔

تعلیم و جدوجہد

فوج کی مختصر ملازمت؛ بہاول پور سے ایف اے؛ دیال سنگھ کالج لاہور میں بی اے ادھورا؛ ارژنگ پبلشرز اور المثال جیسے اشاعتی ادارے قائم کیے۔

ادبی سفر

مجید امجد سے متاثر؛ لاہور میں شہرت اور حلقۂ اربابِ ذوق کے سیکرٹری؛ فلمی گیت بھی لکھے۔

تصانیف و اعزازات

گیارہ اردو اور تین پنجابی مجموعے، کلیاتِ منیر نیازی؛ 1992ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی و کمالِ فن ایوارڈ، 2005ء میں ستارۂ امتیاز۔

معروضی سوالات (MCQs)

شاعر آگ دہکائے ہوئے رہتا ہے: (الف) احساسات کی (ب) جذبوں کی (ج) آہوں کی (د) نالوں کی

درست جواب: (ب) جذبوں کی۔ جذبوں کی۔

‘لبِ لعلیں’ کا مطلب ہے: (الف) موتی کا کنارا (ب) خوب صورت رخسار (ج) پتلے ہونٹ (د) سرخ ہونٹ

درست جواب: (د) سرخ ہونٹ۔ سرخ ہونٹ۔

شاعر کا محبوب ہے: (الف) شرمیلا (ب) غصیلا (ج) جوشیلا (د) جھگڑالو

درست جواب: (الف) شرمیلا۔ شرمایا ہوا رہتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

'اک شام سی' اور 'اک چاند سا' میں 'سی' اور 'سا' قواعد کی رو سے ہیں: (الف) استعارہ (ب) مجازِ مرسل (ج) حروفِ تشبیہ (د) مشبہ بہ

درست جواب: (ج) حروفِ تشبیہ۔ حروفِ تشبیہ۔

غزل کا آخری شعر قواعد کے لحاظ سے کہلاتا ہے: (الف) مطلع (ب) بیت الغزل (ج) مقطع (د) حسنِ مطلع

درست جواب: (ج) مقطع۔ مقطع۔

اس غزل کی ردیف ہے: (الف) رہنا (ب) ہوئے رہنا (ج) ہوئے (د) اپنی

درست جواب: (ب) ہوئے رہنا۔ ہوئے رہنا۔

منیر نیازی کا پورا نام تھا: (الف) منیر احمد (ب) محمد منیر خان (ج) منیر حسین (د) منیر الدین

درست جواب: (ب) محمد منیر خان۔ محمد منیر خان۔

منیر نیازی کہاں پیدا ہوئے؟ (الف) ساہیوال (ب) خان پور، ہوشیار پور (ج) بہاول پور (د) لاہور

درست جواب: (ب) خان پور، ہوشیار پور۔ خان پور، ضلع ہوشیار پور۔

منیر نیازی پر سب سے زیادہ اثر ہے: (الف) مجید امجد کا (ب) فیض کا (ج) ناصر کاظمی کا (د) ن م راشد کا

درست جواب: (الف) مجید امجد کا۔ مجید امجد۔

منیر نیازی کو ستارۂ امتیاز ملا: (الف) 1992ء (ب) 2000ء (ج) 2005ء (د) 2010ء

درست جواب: (ج) 2005ء۔ 2005ء۔

یہ غزل کس مجموعے سے ہے؟ (الف) جنگل میں دھنک (ب) چھے رنگین دروازے (ج) تیز ہوا اور تنہا پھول (د) اس بے وفا کا شہر

درست جواب: (ب) چھے رنگین دروازے۔ چھے رنگین دروازے۔

تشبیہ کے ارکان ہیں: (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

درست جواب: (ج) چار۔ مشبہ، مشبہ بہ، حرفِ تشبیہ، وجہِ شبہ۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: منیر نیازی (محمد منیر خان)، خان پور ضلع ہوشیار پور؛ ساہیوال، بہاول پور، لاہور؛ مجید امجد سے متاثر۔
- اعزازات: 1992ء صدارتی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی و کمالِ فن ایوارڈ؛ 2005ء ستارۂ امتیاز۔
- ماخذ: چھے رنگین دروازے؛ ردیف: ہوئے رہنا؛ قوافی: گھبرائے، دہکائے، مہکائے، شرمائے، چمکائے، اکتائے۔
- تشبیہات: آگ سی، باغ سا، شام سی، چاند سا؛ حسنِ تعلیل: کاجل سے شام۔

Free notes: freebooks.pk

- تشبیہ کے ارکان: مشبہ، مشبہ بہ، حرفِ تشبیہ، وجہِ شبہ؛ استعارے کے ارکان: مستعار لہ، مستعار منہ، وجہِ جامع۔
- مقطع: جس شہر میں بھی رہنا، اکتائے ہوئے رہنا (جدید انسان کی بے اطمینانی)۔

امتحانی نکات

- تشبیہ کے سوال میں ارکان کو جدول کی صورت میں لکھیں؛ غزل سے 'آگ سی جذبوں کی' کی مثال سب سے آسان ہے۔
- استعارہ اور تشبیہ کا فرق ایک جملے میں ضرور لکھیں: استعارے میں مستعار لہ کا ذکر نہیں ہوتا۔
- چوتھے شعر کی تشریح میں حسنِ تعلیل کا نام اور وضاحت دونوں لکھیں۔
- قوافی 'بالترتیب' مانگے جائیں تو اشعار کی ترتیب سے لکھیں۔
- محاورات کو جملوں میں استعمال کرتے وقت ان کا مجازی مطلب واضح ہونا چاہیے، مثلاً 'چور پولیس کو دیکھ کر نو دو گیارہ ہو گیا۔'

Free notes: freebooks.pk